ذریعہ آپ ہی تھے۔ فقہ حنفی کے ساتھ صرف لگاؤ ہی نہیں بلکہ والہانہ شغف بھی تھا۔

آپ نے علم فقہ میں تکمیل مقام تک پہنچنے کے لئے اپنے دور کے مشہور ائمہ کی طرف رجوع فرمایا جس میں نجم الدین ابوحفص عمر نسفی، صدر الشہید حسام الدین۔ صدر الشہید تاج الدین۔ ضیاء الدین محمد بن حسین بندنیجی اور شیخ بہاء الدین شامل ہیں۔

علامہ مرغینانی ایک بلندپایہ فقیہہ تھے۔ ان کے معاصرین قاضی خان (م ۵۹۲ھ) اور محمود بن احمد مؤلف (محیط برہانی) ان کے فضل و کمال کے معترف تھے[1]

صاحب ہدایہ نے ۵۴۴ھ میں حج ادا کیا۔ اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

آپ نے مختصر القدوری اور جامع الصغیر کی طرز پر ایک متن (ہدایۃ المبتدی) تیار کیا۔ پھر اس متن کی اسّی جلدوں میں کفایۃ المنتہی[2] کے نام سے ایک مبسوط شرح تحریر فرمائی۔ اور جب خیال ہوا کہ آنے والی نسل کے لئے اس سے پورا استفادہ مشکل ہے تو اس کفایۃ کا اختصار فرماتے ہوئے "الہدایہ" تصنیف فرمایا۔ جو کہ اصحاب فقہ حنفی کا ایک معتمد ذخیرہ مسائل ہیں۔ اس میں عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ روایات مختلفہ میں ترجیح کو بھی واضح فرمایا۔

آپ[3] نے ذیقعدہ کے مہینہ ۵۷۳ھ میں بدھ کے دن بعد ظہر اس عظیم اور مبارک کتاب کی تصنیف شروع کی۔ اور مسلسل تیرہ برس تک خاموشی سے تصنیف فرماتے رہے۔ مشہور ہے کہ اس مدت تک آپ روزانہ روزہ سے رہے۔ اور اپنے اس روزہ کو کسی پر ظاہر نہ کیا۔ کھانے کے وقت خادم کھانا رکھ کر چلا جاتا۔ اس کے چلے جانے کے بعد آپ کسی فقیر یا محتاج کو بلا کر وہ کھانا عنایت فرما دیتے۔ اور اپنے کام میں مصروف رہتے جب خادم واپس آتا تو برتن خالی پاکر یہ خیال کرتا کہ کھانے سے فارغ ہو چکے ہیں۔

اسی اخلاص کی برکت ہے کہ فقہ میں ہدایہ کا جو درجہ ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ صاحب ہدایہ کے پسر جناب عماد الدین ہدایہ کے متعلق فرماتے ہیں:[4]

کتاب الہدایۃ یہدی الہدی — الیٰ حافظیہ و یجلو العمیٰ
فلازمہ و احفظہ یا ذالحجیٰ — فمن نالہ نال اقصی المنیٰ

"کتاب ہدایہ"، اس کے یاد کرنے والوں کو راستہ دکھاتی ہے۔ اور اندھے پن کو بصیرت میں بدلتی ہے۔ پس

---

[1] تذکرہ مصنفین درس نظامی (پروفیسر اختر راہی) ص۴۴، [2] علامہ عینی نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ یہ شرح اب ناپید ہے۔
[3] مقدمۃ الہدایہ (مولانا عبدالحی صاحب) [4] ایضاً

اے عقل مند اسے مضبوطی سے پکڑ اور یاد کر۔ اس لئے کہ جس نے اسے پالیا گویا اس کی سب سے بڑی تمنا پوری ہوگئی۔

صاحب کشف الظنون نے ہدایہ کی مدح میں جو شعر نقل کئے ہیں وہ تو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں[3]۔

ان الہدایۃ کالقرآن قد نسخت ما صنّفوا قبلہا فی الشرع من کتب

فاحفظ قواعدہا واسلک مسالکہا یسلم مقالک من زیغ ومن کذب

ہدایہ کی مثال قرآن کی سی ہے۔ جس نے شریعت کی سابقہ کتابوں کو منسوخ کردیا ہے۔ پس اس کے قواعد کو یاد کر اور اس کے بتلائے ہوئے راستے پر چل۔ اس طرح تیرا کلام کجی اور جھوٹ سے مامون ہو جائے گا۔

ابن کمال پاشا نے آپ کو اصحاب ترجیح میں شمار کیا ہے۔ لیکن دوسرے علماء آپ کو مجتہد فی المذہب کے زمرہ میں شمار کرتے ہیں[2]

آپ کی یہ مشہور تصنیف "ہدایہ" اگرچہ چار ضخیم جلدوں میں ہے۔ لیکن اس کے باوجود نہایت ہی ٹھوس اور جامع متن کی طرح اس کی ایک ایک سطر اور ایک ایک جملہ بڑی ہی وضاحت اور تفصیل کا محتاج ہے[3]۔

اور ظاہر ہے کہ جو کتاب اسی جلدوں کا لب لباب اور نچوڑ ہو اس کی یہی شان ہونی چاہئیے۔

(حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے اگر کوئی شخص مجھ سے فتح القدیر جیسی عظیم کتاب لکھنے کے لئے کہے تو مجھے امید ہے کہ ایسی کتاب لکھ سکوں گا۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ ہدایہ کی چند سطور کے مانند کچھ لکھ دو تو اس سے عاجز ہوں)

درحقیقت صاحب ہدایہ جو عبارات لاتے ہیں اگر کوئی اس مضمون کو دوسرے الفاظ میں ادا کرے، یا یں صورت کہ فصاحت و بلاغت جوں کی توں رہے تو شاید یہ بات بہت مشکل رہے۔

ان کے ہر کلمہ اور ہر لفظ سے فصاحت و بلاغت ٹپکتی ہے۔ اور ان کی عبارت میں ایک خاص قسم کی چاشنی ہوتی ہے۔ جو اہل علم حضرات پر مخفی نہیں۔ مشت نمونہ خروارے کے طور پر ایک جملہ نقل کئے دیتا ہوں۔ صاحب ہدایہ باب زکوٰۃ الزروع والثمار میں فرماتے ہیں۔

---

[1] کشف الظنون جلد ثانی صد ۲۰۳۲ [2] الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیہ (مولانا عبدالحی صاحب) صد ۱۴۱ [3] صاحب کشف الظنون ہدایہ کی عظمت شان کی نشان دہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ وھی وان کانت شرحاً للبدایۃ الا ان فیہ غوامض اسرار محتجبۃ وراء الاستار لایکشف عنہا من محاریر العلماء الا من اوتی کمال التیقظ فی التحقیق صفحہ ۲۰۳۱ جلد ۲ کشف الظنون

طبع ہوکر منظر عام پر آگئی ہے۔

اس سفر میں مولانا عبدالقیوم حقانی اور راقم شفیق فاروقی بھی آپ کے ہمراہ رہے۔ قیام لاہور کے اسی عرصہ میں آپ نے تحریک ختم نبوت کی اہم دستاویز "قادیانیت اور ملت اسلامیہ کا موقف" بھی شائع کرائی۔

عطیہ کتب | جناب مولانا عبدالجلیل صاحب، سکنہ منتھیال ضلع مانسہرہ جو فاضل دیوبند ہیں اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے تلامذہ میں بھی ہیں۔ نے اپنی علالت اور ضعف کی وجہ سے اپنی ذاتی کتابوں کا وقیع ذخیرہ دارالعلوم کو وقف فرمایا۔ جو تقریباً ڈیڑھ سو ضخیم اور اہم کتابوں پر مشتمل ہے۔ موصوف نے یہ عطیہ اپنے گاؤں میں مولانا اعجاز حسین ناظم کتب خانہ دارالعلوم کے سپرد کیا۔

فاضل حقانیہ وفاق المدارس میں اول آئے | وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت ۵۲ جامعات کے ۹۸۹ طلبہ دورۂ حدیث کے سالانہ امتحان ۱۴۰۴ھ کے نتائج کا اعلان ہوگیا۔ دارالعلوم حقانیہ کے مولوی نور محمد ثاقب رول نمبر ۴۰۵ نے پورے وفاق المدارس میں اول پوزیشن حاصل کی۔ اور مجموعی طور پر دارالعلوم کے تمام طلباء کا نتیجہ بہتر رہا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے طلباء کی محنت کو سراہا اور تعلیمی سال کی افتتاحی تقریب میں مولوی نور محمد صاحب افغانی کو اہم دینی کتب کا ایک سیٹ بطور انعام عطا فرمایا۔ ———

بقیہ سرسید از ص ۱۴

مولانا حالی نے حیات جاوید میں "سرسید کی بے تعصبی" کے عنوان سے ان حوالوں کو پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ وہ ساری عمر ان آراء پر کاربند رہے۔ مگر ایک مخصوص طبقہ فکر نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ گویا وہ ان خیالات سے رجوع کر چکے تھے۔ حالاں کہ اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ یہ خیالات سرسید کی وفات سے صرف بارہ تیرہ سال قبل ۱۸۸۴ء کے ہیں۔

بابائے اردو نے بھی قارئین کو یہی تاثر دینے کی کوشش کی ہے۔ ان حوالوں کو پیش کرنے کے بعد وہ لکھتے ہیں (دیکھئے سرسید احمد خان ص ۴۳) لیکن جب ہندوؤں کی طرف سے سرکاری دفتروں اور مدارس سے اردو خارج کرنے کی تحریک ہوئی تو سرسید کے دل کو بڑی ٹھیس لگی اور بہت صدمہ ہوا۔ مولانا حالی لکھتے ہیں۔

"سرسید کہتے تھے کہ یہ پہلا موقع تھا جب کہ مجھے یقین ہوگیا کہ اب ہندو و مسلمانوں کا بطور ایک قوم کے ساتھ چلنا اور دونوں کو ملا کر سب کے لئے ساتھ ساتھ کوشش کرنا محال ہے۔"

اس بیان میں بابائے اردو نے صریح غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ مذکورہ بالا حوالہ ۱۸۶۷ء کا ہے ۱۸۸۴ء یا اس کے بعد کا نہیں (دیکھئے حیات جاوید حصہ اول ص ۱۴۰) اگر وہ اس کے بعد کا سرسید کا کوئی بیان پیش کرتے تو بات بن سکتی تھی۔ اس قسم کی تحریروں سے نئی نسل کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔

میں تلخیص کی ہے۔

۷۔ کفایہ۔ محمود بن عبیداللہ بن محمود تاج الشریعت۔ اس کی احادیث کی تخریج۔ مولانا محی الدین عبد القادر قرشی (م ۷۷۵ھ) نے کی ہے۔

۸۔ نہایہ۔ قاضی بدرالدین محمود بن احمد عینی (م ۸۵۵ھ)

۹۔ نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ۔ جمال الدین یوسف زیلعی (م ۷۶۲ھ) نے احادیث ہدایہ کی تخریج کی ہے۔[1]

آپ نے بہت سی کتب تصانیف کیں جن میں سے ہدایہ کتاب نشرالمذہب۔ کتاب المنتقیٰ۔ کتاب الفرائض۔ کتاب مناسک الحج بدایۃ المبتدی۔ کفایۃ المنتہی۔ مختارات النوازل۔ کتاب التجنیس والمزید۔ مختار الفتاوی مشہور و معروف ہیں۔" صاحب ہدایہ" بہترین شاعر بھی تھے۔ مولانا عبدالحیٰ نے فوائد بہیہ میں ان کے دو شعر نقل کئے ہیں۔ اشعار یہ ہیں:۔

فساد کبیر عالم متہتك — واکبر منه جاهل متنسّك

هما فتنة فی العالمین عظیمة — لمن بهما فی دینه یتمسّك[2]

دین کے معاملے میں غیر سنجیدہ (بے عمل) عالم کا وجود بہت بڑا فساد ہے۔ اور اس سے بھی بڑا فساد جاہل عبادت گزار ہے دنیا میں یہ دونوں اس شخص کے لئے بہت بڑا فتنہ ہیں جو دین کے معاملے میں ان کی پیروی کرتا ہے۔

آپ کی وفات ۱۴ ذی الحجہ ۵۹۳ھ سمرقند میں ہوئی اور وہیں دفن کئے گئے۔ آپ کی تاریخ " مجتہد مسائل" سے نکلتی ہے۔ سمرقند میں ایک مقبرہ ہے جسے مقبرہ محمدین کہا جاتا ہے جس میں تقریباً چار صد علماء و فضلاء کو دفنایا گیا ہے۔ ان میں ہر عالم، فاضل کا نام محمد تھا (اسی لئے محمدین کہا جاتا ہے) جب صاحب ہدایہ نے وفات پائی تو لوگوں نے اس مقبرہ میں دفنانے سے منع کیا۔ چنانچہ اس کے قریب دفنائے گئے[3] صاحب ہدایہ کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی کتاب طلبا کو شروع کراتے تو اس کی ابتداء بدھ کے دن سے کرتے اور دلیل میں یہ حدیث لاتے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ما من شیئ بدا یوم الاربعاء الا وقد تم۔ جو چیز بدھ کے دن سے شروع کی جائے وہ ضرور اختتام پذیر ہو گی (یعنی ادھوری نہیں رہے گی)[4]

ہدایہ میں کتاب المیراث نہیں ہے اگر قدوری کی طرح ہدایہ میں بھی کتاب المیراث ہوتی تو یہ ان کی عظیم علمی خدمت ہوتی۔ امت مسلمہ صاحب ہدایہ کی ان علمی کاوشوں کا جتنا بھی شکریہ ادا کرے تو پھر بھی مجبوراً یہی کہے گی کہ ع

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

ولو أن لی فی کل منبت شعرة — لسانا لما استوفیت واجب حمده

---

[1] تذکرۂ مصنفین درس نظامی (پروفیسر اختر راہی) ص[5] [2] فوائد بہیہ ۱۴۳ [3] مقدمۃ الہدایہ مولانا عبدالحی [4] الجواہر المضیئۃ فی طبقات الحنفیہ ص ۳۸۴۔ اس حدیث کے متعلق مکمل تحقیق اور خلاف میں بیان ہوئی۔ حدیث کے درمیان تطبیق کے لئے مولانا عبدالحی کی کتاب زاہر بہیہ کا صفحہ ۱۴۳، ۱۴۴ کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

اما الحطب والقصب والحشیش لا تستثنیت فی الجنان عادةً بل تنقیٰ منها حتی لو اتخذها مقصبةً او مشجرةً او منبتاً للحشیش یجب فیها العشر۔

اس عبارت میں فاضل مصنف یہ کہہ سکتے تھے کہ منبتاً للقصب والشجرة والحشیش لیکن مرغینانی نے قصب اور شجرہ کی جگہ مقبصةً او مشجرةً الفاظ لائے۔ وہ اس لئے کہ قصب اور شجرہ کے لئے (مفعلة[1]) کے وزن پر صیغہ بن سکتا تھا۔ لہذا ان کے لئے یہ صیغے لائے اور چونکہ حشیش کے لئے مفعلہ وزن والا صیغہ نہیں بن سکتا تھا اس لئے اس کے لئے او منبتاً للحشیش الفاظ لائے۔

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ مقدمہ نصب الرایہ میں ہدایہ کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں مذاہب اربعہ میں کسی فقہی کتاب کی اتنی خدمت نہیں کی گئی جتنی کہ ہدایہ کی۔ اور کسی فقہی کتاب کی شرح لکھنے پر فقہاء و محدثین اپنے دور کے ممتاز ترین علماء اور چیدہ برگزیدہ اکابر شامل ہیں۔ مثلاً حافظ بدرالدین عینی (م ۸۵۵ھ) قوام الدین محمد بن بخاری (م ۷۴۹ھ) شیخ ابن الہمام (م ۸۶۱ھ) مولانا محی الدین عبدالقادر قرشی (م ۷۷۵ھ) وغیرہم مشائخ فقہا اور علماء کرام ہر زمانہ میں ہدایہ کی شروح و حواشی کی طرف متوجہ رہے۔ فقہ میں شاید ہی کوئی ایسی کتاب بلند پایہ ہو کہ اس قدر کثیر تعداد میں اس کے شروح و حواشی تالیف کئے گئے ہیں۔

صاحب کشف الظنون نے ساٹھ سے زیادہ حواشی و شروح اور احادیث کی تخریجات شمار کی ہیں۔

ہدایہ کی اہم شروح مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ الفوائد۔ حمیدالدین علی (م ۶۶۷ھ)

۲۔ نہایہ۔ حسام الدین حسن (م ۷۱۰ھ)

۳۔ معراج الدرایہ الی شرح الہدایہ۔ قوام الدین محمد بن محمد بخاری (م ۷۴۹ھ)

۴۔ نہایۃ الکفایۃ فی درایۃ الہدایۃ۔ امام تاج الدین عمر بن صدرالشریعت عبیداللہ محبوبی

۵۔ غایۃ البیان۔ قوام الدین امیر کاتب (م ۷۵۸ھ)

۶۔ فتح القدیر۔ شیخ کمال الدین محمد بن عبدالواحد الشہیر بابن الہمام (م ۸۶۱ھ) مقبول و متداول شرح ہے۔ فتح القدیر پر ملا علی قاری نے دو جلدوں میں حاشیہ لکھا۔ اور علامہ ابراہیم (م ۹۵۶ھ) نے اس کی ایک جلد

---

[1] مفعلة وزن والا صیغہ وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں اس وزن کا مادہ کثرت سے پایا جاتا ہو۔ مثلاً (مَاْسَدَةٌ) اس جنگل کے لئے بولا جاتا ہے جہاں (اسد) شیر بکثرت ہوں۔ اسی سے لفظ مقالہ نکلا ہے اور مقامات جو درس نظامی میں داخل نصاب کتاب ہے وہ بھی مفعلہ کے وزن پر ہے اور اسی لئے ہم مقامہ کا معنی مجلس سے کرتے ہیں کہ مجلس میں قیام وغیرہ زیادہ ہوتا ہے (منہ)